

اُجَارُ ڈالا ظالمون نے گلشن زہراء کا

اُجَارُ ڈالا ظالمون نے گلشن زہراء کا

بھرا ہوا تھا خونے جگر سے دامن زہراء کا

ہے ٹوٹی الِ نبی پہ افت
نہ پائی ہرگز کسینے راحت

نبی نے دُنیا سے کی جو رحلت
نہ چین اِک پل کِسی نے پایا

بتول کے گال پر طہانچہ
حسین کا ہائے سر اُتارا

علی کی گردن میں کالا رسّا
زہر حسن کو دیا دغا سے

رُکے نہ انکھون سے خون مروانی
نبی کی عترۃ پہ ظلم رانی

ستم کی یہ جو سُنے کہانی
وہ کلمہ گویو کی میزبانی

وہ زخمِ دل پرھے کھائے دیکھو
کِسی کا لاشہ اوٹھائے دیکھو

حسین کہ دل کا حال پوچھو
کِسی کو مقتل کی دے مزا اور

کِسی سے بھائی بچھڑ رہا ہیں
کِسی کا جھولا اُجر رہا ہیں

پسر کِسی مانر کا مر رہا ہیں
کھیں پہ دُھن تڑپ رہی ہیں

گرے ہیں جلتی زمیں پہ سرور
بھرا ہے خون میں وہ چہرا انور

گہن میں سورج نہ ائے کیونہ کر
وہ جسکے چہرے سے نور لیتا

جھوکے گا سجدہ میں اب میرا سر
لعین کا چل رہا تھا خنجر

کہا شہِ دیں نے اُٹھ اے اُتر
دُعاء کو لب ہل رہے تھے شہِ کہ

تھا اِک دکھیا بہن کا بھائی
سہارا زینب کا تھا وہ بھائی

لعین جس پر چھوڑی چلائے
غریب تھا بے وطن تھا بیگس

پڑھے ہوئے بے دفن ہے لاشے
تمام خیمے بھی جل چکے ہے

بھلا اُسے چین ائے کیسے
رداء بھی زینب کی چہن چکی ہے

ہیں اِج اُباد مؤمنیں ہر
لُٹایا شبیر نے بھرا گھر

اُجر گیا باغِ فاطمہ پر
بقاءِ اسلام کی ہی خاطر

یہ مولیٰ تیری دُعاء اعظم
سدا کراؤ حسین کا غم

سوی غمِ شہِ ملے نہ اور غم
فداء فداء جان اس دُعاء پر

یہ بشرِ جلدی سناؤ مولیٰ
یہ معجزہ اب دیکھاؤ مولیٰ

ضریح^{طہ} زہراء بناؤ مولیٰ
مدد پہ ہیں پنجن تمہارے

حسینی داعی کی شانِ نرالی
حقیقی شہیر کا فدائی

نرمانہ دیتا ہے یہ گواہی
انہیں سے زندہ ہے ذکر **عابد**

